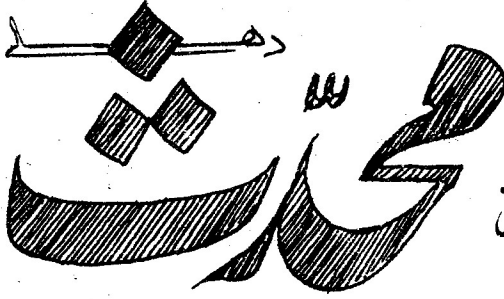


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالسُّجُودُ وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالسُّجُودُ



مدیر مسئول  
نذیر احمد المدنی  
رحماتی

محرران اصول  
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی  
شیخ الحدیث

جلد ۹ بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء نمبر ۶

# ماہ رمضان کی آمد

## مسلمانوں کے لئے خوشخبری

(از مدیر)

اللہ! اس کی کتاب، اس کے رسول، روز قیامت حساب و کتاب، جزا و سزا، عذاب و ثواب، جنت و دوزخ وغیرہ پر ایمان و اعتقاد رکھنے والوں کو اللہ! اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے فرشتوں کی طرف سے اس بشارت اور خوشخبری کی منادی ہو رہی ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَدْ أَنزَلْنَا لَكَ ذِكْرًا كَبِيرًا** شہر مبارک کے ایسے نیکوں و سعادت برتنے والوں اور برائیوں سے الفت رکھنے والوں اے رحمت باری کے طالبکارو! اور عذاب خدا سے ڈرنے والوں! اس کو کہ اب وہ دن آگئے ہیں جن میں رحمت الہی کی بدلیاں جھوم جھوم کر ہستی ہیں جن میں مغفرت ربانی کے دریا آمنڈا امنڈ کر آتے ہیں اور تمہارے گناہوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتے ہیں جن میں رب کریم اپنی نعمتوں کے خزانے کھول دیتا ہے جن میں سرکش شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے جن میں جہنم کے دروازے بند اور رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں یہ بابرکت و با عظمت دن وہی ہیں جن کو ماہ رمضان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس کے استقبال کیلئے جنت ایک سال پہلے سے سجائی اور سنواری جاتی ہے۔ طرح طرح کے میل پوٹوں، رنگہ رنگ کے پھول اور گلہنتوں، تمباہم کے عطر اور خوشبوؤں اور زہ جاسنے

من کن نعمتوں اور برکتوں سے اس کو آراستہ و پیراستہ کیا جاتا ہے۔ یہی وہ با عظمت مہینہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَحْصُوا اَهْلَالَ شَجَبَانَ رَمَضَانَ لَوْ كُورِضَانِ كِي حِفَاظَتِ كِيْلَيْ شَجَبَانَ كُو مِهِنِي كُو شَمَار كَرْتِي رِي، تَا كُو رَمَضَانَ كِي اِيَامِ مِي كِي زِيَادَتِي نُو هُو جَاتِي۔ يِي وَ هُو بَار كَت مِهِنِي هِي جِس مِي هِر رُو زَانْد كِي طَرَفِ سِي اِي كِ مَنَادِي كِر نِي اَوَّلَا بَكَار كِر كَهْتَا هِي يَا بَاغِي الْحَيِّزِ اَقْبِلْ اِي سِي كِي وَ بَهْلَا ئِي كِي ذَرِيْعَا جِر و ثَوَابِ طَلَبِ كِر نِي وَا لِي خُو ش قِسْمَتِ اِنْسَانِ اَكِي بَرُّهُ اَكُو ذَرِيْعَا رِ حِمْتِ جُو شِ مِي هِي اِسْنِي دَا مَن مِرَادِي كِي جِهَو لِيَا لِي جَانْتِكِ بَهْرِ سَكْتَا هِي بَهْرِي، كِيَا مَعْلُو مِ بَهْرِ اَسْذَه يِي مَوْ قِعِ هَاتْمُ كَسِي يَانِي اَسِي جَتْنِي نَمَازِي مِ بَرُّهُ سَكْتَا هِي بَرُّهُ لِي، قُرْآنِ مَجِيدِ كِي جَتْنِي زِيَادَه تِلَاوَتِ كِر سَكْتَا هِي كِي لِي خَيْرَاتِ وَ صَدَقَاتِ كِي ذَرِيْعَا يَتِيْمِيُو لِي اَوْرِيُو اَوَّلِي اَنْكُو لِي اَوْرِيُو بُو كُو لِي سَكِي سُو لِي اَوْرِيُو اَوْرِيُو بُو كُو لِي جُو جُو ذَمْنِي تِي رِي سِي مِي هُو لِي اِن مِي كِي نِي كِر كِه نِي رِي عَالِ مِي اِن كَا بِي حَقِ هِي وَ يَا بَاغِي الشَّيْرَ اَقْبِلْ اَوْرِيُو لِي شُرُوفِ اَدْبَارِي وَ بِي كَارِي، اِبْرِعَمَلِي وَ بِي كَارِي، اَكْنَه كَارِي وَ نَافِرَانِي سِي دِي بِي حِي رَكْنِي وَا لِي بِدَقِسْمَتِ اِنْسَانِ اَوْرِيُو بِي اِنْبِي بَرِّي حُو لِي سِي بَارَا، كِه يِي اِنْعَامَاتِ اَلِهِي كِي سِي مَنِي كَا زَانِهِي، اِسْنِي كُنَا هُو لِي پَر شَرْمَنْدَه هُو كِر رِبِ كِي دَر بَارِي لِي اَوْرَانِ كِي نَجْشِشِ چَاهِ كِه يِي هُو لِي طَرَفِ سِي مَنَعَرَتِ وَ نَجْشِشِ هِي كَا مِهِنِي هِي كِي غَرِيْبِ كَا دِلِ دَكْهَا يِي هُو كِي كِي مَالِ پَر نَا حَقِ قَبْضَه كِر لِيَا هُو، كِي كِي اَبْرُو رِ حَمْلَه كِيَا هُو، كِي پَر بِي جَا نَطْمِ كِيَا هُو، كِي كَا حَقِ نَا حَقِ دِيَا لِيَا هُو، اَوْرِيُو جَا وَ اِي كِ اِي كِ سِي مَعَانِي چَاهُو، اَوْرِيُو بَهْرِ خُلُو صِ اَوْرِيُو سَجَانِي نِي كِ اَوْرِيُو اِيْمَانِ ذَرِيْعَا كِي سَاتْمَه اِس مِهِنِي كِي رُو يِي پُو رِي رَكْهُ لُو تُو رُو سُو لِي اِنْدَه اَوْرِيُو لِي اِس بِي شَار تِ كِي مَسْتَحِقِ بِنِ جَا وَ مَنِ صَامِ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا بَاغِي اَلْفِ مَا نَقَدْتُمْ مَنِ ذِي نِيهِ (بِخَارِي وَ سَلْم) جِس نِي رَمَضَانَ كِي رُو يِي اِيْمَانِ كِي سَاتْمَه اَجْر و ثَوَابِ كِي نِي تِ سِي مَحْضِ دَكْهَانِي اَوْرِيُو شَرِ مَشْرُ مِي سِي مِهِنِي رَكْهُ لِي اِس كِي سَارِي لِكِي كِه اِنْبِي نَجْشَرِي عِي جَا يِنِكِي۔

خطبہ نبویہ | اسلانو! يقين جانا كه اس آينوالے مہينے سے بہتر كوني دن تہیں دونوں جہان كی بھلائیوں جمع كرنے كا نہیں مل سكتا۔ اس مہينے كی عظمت و اہمیت كا اندازہ اس سے كرو كہ ابھی یہ مہینہ شروع ہی نہیں ہوا تھا، بلکہ شعبان كی آخری تاریخیں تھیں اور ماہ رمضان كی آمد آرا كہ غنغلہ بلند ہو رہا تھا كہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع عام میں اس كے فضائل پر ایک بسو ط تقریر فرمائی اور جامع الفاظ میں اس كی فضیلتوں اور خوبیوں كو امت كے سامنے واضح فرمایا۔ اس خطبہ كا ایک ایک لفظ اس مہینے كی عظمت و فضیلت میں ڈوبا ہوا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظْلَكْتُكُمْ شَهْرَ عَظِيمٍ شَهْرَ مَبَارَكٍ شَهْرَ فِيهِ لَيْلَةُ الْخَيْرِ مَنِ الْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَ قِيَامَهُ لَيْلِيَةً تَطْوَعًا مَنِ تَقَرَّبَ فِيهِ بِحُصْلَةِ مَنِ الْحَيْرِ كَانِ مَنِ آذَى فَرِيضَتِهِ فَيَمَاسُ وَا هُو مَنِ آذَى فَرِيضَتِهِ فِيهِ كَانِ مَنِ آذَى سَبْعِينَ فَرِيضَتِهِ فَيَمَاسُ وَا هُو شَهْرُ الصَّبْرِ وَ الصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَ شَهْرُ الْمَوَاسَاةِ وَ شَهْرُ يُزَادُ فِيهِ رِشْقُ الْمُؤْمِنِ مَنِ قَطْرٍ فِيهِ صَامًا كَانِ لَه مَعْظُفٌ لِيذُ نُوبُهُ وَ عَتِقَ رَقَبَتَهُ مَنِ النَّارِ وَ كَانِ لَه

مع عام طور پر جس مہینے کو "شہرات" کا مہینہ کہا جاتا ہے اسی کو عربی میں شعبان کا مہینہ کہتے ہیں۔

مِثْلَ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُنَّا نَحْدُ مَا نُقَطُّ بِهِ الصَّالِمَةَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ قَطَّ صَائِمًا عَلَى لَدْفَةٍ لَيْسَ أَوْ تَمَرَةً  
أَوْ تَرْتَةً مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاَهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرِبَتْهُ لَا يَطْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ  
أَوْ كَمِ حَمَّةٍ وَأَوْ سَطَهُ مَخْفِةً وَالْأَجْرُ حَشَقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ خَفَّفَ اللَّهُ لَهُ  
وَأَهْتَقَهُ مِنَ النَّارِ (مشکوٰۃ ۱۷)

مطلب خیز ترجمہ: لوگو! یہ خوشخبری سن لو، اور رحمت الہی کے خزانوں سے مالامال ہونے کیلئے تیار ہو جاؤ  
کہ تم کو ایک نہایت عظیم اور بڑی برکتوں والے مہینے نے اپنے سایے میں لے لیا۔ لوگو! یہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے  
جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی رات بنائی ہے کہ اس ایک رات کی عبادت اللہ کے نزدیک ایک ہزار مہینے کی عبادت  
سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں دن کو روزہ رکھنا فرض اور رات میں نمازیں (تراویح) پڑھنا سنت ہے۔ اس  
مہینے میں اللہ تعالیٰ نفی عبادتوں پر بھی وہ ثواب عنایت فرماتا ہے جو دوسرے مہینوں میں فرض ادا کرنے پر ملتا ہے  
اور اس مہینے میں کسی ایک فرض کا ادا کرنا دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے ادا کرنے کے برابر ہے۔ یہ مہینہ اپنے فضل  
کی ناجائز خواہشوں کو روکنے، اور رب کی عبادتیں کرنے کا ہے جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنت کا  
مستحق ہے۔ یہ مہینہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری نرمی اور مروت، محبت اور رواداری  
سے پیش آنے کا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں باری تعالیٰ اپنے مومن بندے کی روزی بڑھا دیتا ہے۔ اس  
بارک مہینے میں جو شخص کسی روزے دار کو پیٹ بھر روٹی نہ کھلائے، بلکہ صرف روزہ افطار ہی کرادے، تو  
رب رحیم و کریم اس کے معاوضے میں اس کے سارے گناہ بخش کر اس کو جہنم سے آزاد کرے گا۔ اور روزہ رکھنے  
والے کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کے بغیر، اس افطار کرانے والے کو بھی وہی ثواب دیگا جو روزہ رکھنے والے کو ملیگا  
صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! روزہ افطار کرانے کی تو آپ نے بہت بڑی فضیلت بیان فرمائی،  
لیکن ہم میں تو بہت سے ایسے بیچارے غریب ہیں کہ جن کے پاس اتنا ہے ہی نہیں کہ وہ کسی کا روزہ افطار  
کر سکیں تو پھر ہم غریب تو اس نعمت سے محروم ہی رہے۔ یہ انعام تو مالداروں ہی کو نصیب ہوگا۔ اس کے جواب  
میں حضور نے فرمایا کہ نہیں نہیں! تم یہ نہ سمجھو کہ یہ ثواب بڑی بڑی لذیذ چیزوں اور عمدہ عمدہ کھانوں ہی پر ملے گا۔  
نہیں، بلکہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس غریب کو بھی دیگا جس کے پاس اتنا حضور اسادودھ ہے کہ جو خود اس کے لئے  
بھی کافی نہیں ہے، لیکن وہ اسی میں پانی ملا کر اس کو پڑھا لیتا ہے۔ اور اسی پانی ملے ہوئے دودھ سے کسی کا روزہ  
افطار کر دیتا ہے۔ یہ ثواب تو اس نادار کو بھی ملیگا جو صرف ایک کھجور ہی کھلا سکتا ہے۔ ہاں ہاں ہی نہیں! بلکہ خدائے  
کریم کا رحم تو اتنا عام۔ اور اس کا فضل اتنا وسیع ہے کہ وہ اس محتاج کو بے کس کو بھی اس انعام سے محروم نہیں کرے گا

جو صرف ایک گھونٹ پانی ہی کسی روزے دار کو پلا دے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ یہ ثواب اور فضیلتیں تو اس شخص کیلئے ہیں جو صرف افطار ہی کرادے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو پھر قیامت کے دن میدان محشر میں جب تمام عالم پریشان اور سلاسیمہ ہوگا۔ گرمی اور تپش کی شدت سے بیتاب اور بے چین ہو کر پانی کے لئے تڑپ رہا ہوگا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے جس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور لذیذ دودھ سے زیادہ سفید اور خوشنما ہے پلائے گا۔ اس کے پی لینے کے بعد اس کی پیاس اور گرمی کی تمام کلقتیں دور ہو جائیں گی پھر اسے پیاس لگے گی نہیں، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ————— لوگو! یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے شروع میں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اس کے درمیان میں گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور پھر اخیر میں لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے نجات دی جاتی ہے۔ پس تم بھی اللہ کے دربار میں توبہ کرو، روؤ گڑ گڑاؤ۔ شاید اللہ تمہیں بھی اپنے ان بندوں میں شمار کر لے جس پیاس کی رحمتیں نازل ہوں گی۔ جن کے گناہوں کو وہ بخشے گا، جنہیں وہ جہنم کے عذاب سے نجات دے گا۔ ————— اسے وہ لوگو! جن کی ماتحتی میں غلام اور خدام ہوں ان کو چاہئے کہ اس مہینے میں اپنے غلاموں اور ماتحتوں سے کام کم لیں، ان کو بھی ذرا آرام کرنے کا موقع دیں اللہ ان کی اس جہربانی کے بدلے میں ان کی مغفرت فرمائے گا۔ اور ان کو عذابِ نار سے رہائی بخینے گا۔

**مسائل** ۱۔ مسلمانو! یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ استقبالیہ میں یا اس کے علاوہ اور جن جن حدیثوں میں ماہ رمضان کی فضیلتوں اور برکتوں کا ذکر آیا ہے یہ تمام برکتیں اور رحمتیں صرف ان سعادتمندوں اور اللہ کے نیک بندوں کو حاصل ہوں گی جو بغیر شرعی عذر کے اس مہینے میں روزہ نہیں چھوڑتے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق اپنے روزوں کو صحیح صحیح طور پر ادا کرتے رہتے ہیں۔ پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر آپ کے سامنے روزے کے کچھ مسائل بھی بیان کر دیئے جائیں تاکہ آپ ان کا لحاظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس فرض کو ادا کریں۔

**تراویح** تراویح کی نماز کی ترکیب اور تعداد وہی ہے جو تہجد کی نماز کی ہے کیونکہ یہ دونوں نمازیں ایک ہی ہیں حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں مَا كَانَ يُزَيَّنُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً (بخاری مسلم) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے رمضان ہو یا غیر رمضان ہمیشہ (مغرب و عشاء کے علاوہ) رات کی نماز (مع وتر کے) گیارہ ہی رکعت پڑھا کرتے تھے (ہاں اخیر عمر میں کچھ کم کر دی تھیں، اور کبھی کبھی تیرہ بھی پڑھیں) اسکے علاوہ ایک صاف اور صحیح حدیث خاص تراویح کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَأَوْتِرَ الْكَدِيثَ (رواه الطبرانی في المعجم الصغير و محمد بن نصر المروزي)

فی قیام اللیل وابن خزیمہ وابن جان فی صحیحہما) یعنی حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رمضان کے مہینے میں آٹھ رکعتیں پڑھائیں پھر اس کے بعد (تین رکعت) وتر پڑھا۔  
 ان دونوں روایتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تراویح کی نماز آٹھ اور مع وتر گیارہ رکعت ہی سنت ہے۔  
 اس کے خلاف جو لوگ ہیں رکعتیں پڑھتے اور اسی کو سنت بتاتے ہیں وہ غلط ہے۔ خود حنفیوں کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو تراویح کی نماز آٹھ ہی رکعت (غیر وتر) کے ثابت ہے، میں رکعت کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔ چنانچہ حنفیوں کے بہت بڑے عالم مولانا انور شاہ صاحب فرماتے ہیں ولا  
 مناص من تسلیم ان تراویح علیہ السلام کانت ثمانیۃ رکعات (العرف الشذی ۱۳۱) یعنی اس کے تسلیم کے بغیر چارہ  
 نہیں کہ رسول علیہ السلام کی تراویح کی نماز آٹھ ہی رکعت تھی اس سے آگے جھکنا صحیح نہیں اور امام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمے  
 عنہ ثمان رکعات واما عشرین رکعة فہو عنہ علیہ السلام بسند ضعیف وعلیٰ ضعف اتفاق (العرف الشذی)  
 یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو صحیح طور پر صرف آٹھ ہی رکعت ثابت ہے۔ میں رکعت والی روایت بالاتفاق ضعیف  
 ہے۔ پس دوستو انصاف کرو، کیا ظلم نہیں کہ جو چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہو۔ اسکو چھوڑ کر  
 اس پر عمل کیا جائے جسکو خود بھی ضعیف ملتے ہیں۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میں رکعت پڑھنے کا حکم دیا ہے اسی لئے ہم میں پڑھتے ہیں۔  
 لیکن واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح طور پر اس کا ثبوت نہیں، خود حنفیوں کی معتبر کتاب  
 "آثار السنن" میں ہر جگہ ثقافت لکن بھی بن سعید الانصاری لم یدرک وجہاً یعنی اسکے راوی توفیق ہیں لیکن بھی بن سعید  
 الانصاری جو حضرت عمرؓ سے اس واقعہ کو بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت عمرؓ کا زمانہ ہی نہیں پایا۔ لاجلہ کسی دوسرے کو  
 شکر بیان کر رہے ہیں۔ اسکا پتہ نہیں کہ وہ کون ہے۔ ایسی روایت قابل عمل کیسے ہو سکتی ہے۔ اسکے علاوہ حضرت عمرؓ  
 کے متعلق بعض روایتیں اور بھی پیش کی جاتی ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں بلکہ اسکے خلاف موطا امام مالکؒ  
 وغیرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر یہ ثابت ہے کہ آپ نے حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت تیم دارمیؓ کو  
 حکم دیا کہ وہ لوگوں کو تراویح کی نماز گیارہ رکعت مع وتر) پڑھایا کریں۔

اور اگر بالفرض یہ صحیح بھی مان لیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے میں رکعت پڑھنے کا حکم دیا، یا ان کے زمانے میں پڑھی  
 گئی تو میں کہتا ہوں کہ جب خود حنفیوں کے بڑے بڑے علماء تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو  
 صحیح طور پر آٹھ ہی رکعت (غیر وتر) ثابت ہے تو پھر حضرت عمرؓ یا کسی دوسرے صحابی کا قول و فعل رسول اللہ کے مقابلے  
 میں کیسے جمت ہو سکتا ہے۔ اور پھر تم یہ کہ آٹھ رکعت کو خلاف سنت کہیں، اور میں رکعت ہی کو سنت مانیں مع  
 یسوت عقل زحیرت کہ اس چہ بوالعجبی است۔ دوستو یہ تقلید کی کرشمہ سازیاں ہیں ۷

جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے اب آپ پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ سنت کے مطابق تو تراویح کی نماز صرف آٹھ ہی رکعت ہے اور تین رکعت و تیرہ رکعت کی گیارہ رکعت۔ لیکن اگر کوئی شخص نفل کے طور پر زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اس کیلئے کوئی بین ہی کی تخصیص نہیں ہے، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۸، ۳۴، ۳۶، ۳۹، ۴۱ جتنی رکعتیں چاہے پڑھے۔ ان سب کا ثبوت صحابہ کے عمل سے ملتا ہے۔ علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری میں ان سب آثار کو بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

بعض جگہ یہ رواج ہے کہ جب تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ پورا قرآن حافظ بنا کر ختم کر لیتا ہے تو پھر تراویح بند کر دیتے ہیں چاہے ابھی رمضان ختم ہونے میں کئی دن باقی ہوں لیکن یہ رواج بالکل غلط ہے جب تک رمضان ختم نہ ہو تراویح برابر پڑھنی چاہئے۔ اگر قرآن ختم ہو جائے تو پھر دوبارہ شروع کر دینا چاہئے۔ قرآن ختم ہو جانے سے تراویح نہیں ختم ہوگی بلکہ رمضان ختم ہو جانے سے تراویح ختم ہوگی۔ اسلئے جب تک عید کا چاند نہ دیکھا جائے یا تیس روز سے پورے نہ ہو جائیں تراویح برابر جاری رہنی چاہئے۔

**سحری** | جب تراویح پڑھ کر سوجائے تو پھر خیرات میں صبح صادق ہونے سے پہلے اٹھ بیٹھے، اور جو کچھ گھر میں میسر ہو اسوقت کھاپی لے۔ اسی کو 'سحری' کہتے ہیں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسْحَرُونَ قُرْآنًا فِي السَّحَرِ بَرَكَةٌ (ترمذی) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیکر فرمایا لوگو! سحری کھا پا کرو، اس میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں اور اہل کتاب (یہود و نصاری) کے روزے میں یہ فرق ہے کہ مسلمان سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے اسلئے ہمیں سحری کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور کھالینا چاہئے لیکن اتنا نہیں کہ صبح کو منہ سے بدبودار ڈکرائیں آئیں اور بدبوی کی شکایت ہو جائے۔ اگر کسی دن آنکھ نہ کھلی، یا کسی اور وجہ سے سحری نہ کھائی تو اس سے روزے میں کچھ خرابی نہیں ہوگی۔

**روزے کی حالت** | صبح کو سویرے اٹھ کر فجر کی نماز ادا کرنا چاہئے، اسکے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے پھر اپنے کاروبار میں مشغول ہو کر اپنا کام کرے، جب نماز کا وقت آجائے تو وقت پر برابر نماز پڑھ لیا کرے، غیبت، جھٹی، جھوٹ، دغا بازی، مکرو فریب، جھگڑا لڑائی، گالی گلوچ وغیرہ سے قطعاً پرہیز کرے، اس دن کو تاش، چوسہ، شطرنج، سینما، بائیسکوپ وغیرہ یہودہ چیزوں میں نہیں گونا گونا چاہئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نیک کاموں میں صرف کرنا چاہئے، یہ دن گناہوں سے باز رہنے اور نیکیاں کرنے کے ہیں، ان کو عفتل اور معصیت میں گزارنا بڑی نصیبی کی بات ہے۔

**افطاری** | شام کو جب افطاری کا وقت آئے تو وقت کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے۔ پورب کی طرف سے جب آسمان میں سیاہی نمودار ہو جائے اور کچھ میں غروب آفتاب ہو جانے کا یقین ہو جائے تو روزہ فوراً افطار کر دینا چاہئے وقت ہو جانے پر دیر نہیں کرنا چاہئے یہ وقت دعلے قبول ہونے کا بھی ہے۔ روزہ اگر کچھ روز سے افطار کرے تو بہتر ہے

ورنہ چند گھنٹ پانی پی کر افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ **ذَهَبَ لَطْمًا وَابْتَلَّتِ الْعَرُودُ وَنَسَبَتِ الْأَجْرُ لِنَاءِ اللَّهِ**  
 پیاس بجھائی گئیں تر ہو گئیں اور اجر و ثواب بھی انشاء اللہ ثابت ہو گا یا یہ دعا پڑھے۔ **اللَّهُمَّ أَنْتَ صَمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ**  
**أَقْطَرْتُ لَعْنَةُ اللَّهِ فِي تَمْرِ هِي رِضَا مَنِي كَيْلِي رَوْزَه رَكَهَاتُهَا تَمْرِي هِي دِي هُوِي رِزْوِي پَرِ افطار کیا۔**

**شب قدر** | اس مہینے کی وہ رات جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بھی بڑھ کر ہے جکا نام شب قدر ہے وہ اس کے آخری دس دنوں میں ہوتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ هِيَ فِي تَمْرِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ كَيْلِي لِحَادِي وَعَشْرِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَعَشْرِينَ أَوْ سَبْعِينَ وَعَشْرِينَ أَوْ تِسْعِينَ وَعَشْرِينَ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا حَتَّى سَابَّهَا خَفَّرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ (ترغیب و ترہیب)** حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو شب قدر کے متعلق خبر دی، اور فرمایا کہ وہ رات رمضان کے آخری دس دنوں میں رکسی طاق رات میں ہوگی، یعنی یا تو اکیسویں تاریخ کی رات ہوگی یا ۲۲ ویں یا ۲۵ ویں یا ۲۷ ویں یا ۲۹ ویں کی یا رمضان کی بالکل آخری رات جو شخص اس رات میں اجر و ثواب کی نیت سے نماز پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشدیگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر خاص ستائیسویں ہی تاریخ کو نہیں ہوتی بلکہ ان تاریخوں میں سے یا ان میں کسی ایک تاریخ میں ہوگی۔ یہ جو مشہور ہے کہ ستائیسویں تاریخ کو ضرور شب قدر ہوتی ہے یا یہ بڑی شب قدر ہے۔ اور دوسری تاریخوں میں چھوٹی، تو یہ بات بالکل غلط ہے۔ شب قدر تو صرف ایک رات ہے، اس میں چھوٹی بڑی کا عقیدہ محض جہالت ہے اور ستائیسویں تاریخ کو خاص سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ اگر اس رات کی برکتوں سے فائدہ اٹھانا ہو تو چاہئے کہ اکیسویں تاریخ سے لیکر اخیر مہینے تک ہر طاق رات میں (یعنی ایک دن کا نافع کر کے) برابر عبادت کی جائے۔ یہ رات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی ہی افضل اور مرتبہ والی ہے۔ قرآن مجید میں تیسویں پارے کی سورۃ القدر اسی رات کی فضیلت کے بیان میں آتری ہے۔ جو لوگ ماہ شعبان کی "شب ہرات" کی عبادت کا شوق رکھتے ہیں یا فقیروں، مسکینوں میں کھانا تقسیم کر کے اپنے مردوں کی روجوں کو ثواب پہنچانا چاہتے ہیں، ان کو چاہئے کہ وہ سب کچھ اس شب قدر میں کریں، اس رات میں روح امین حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت میں زمین پر اترتے ہیں اور ہر شخص (مرد و بی عورت) کے پاس آکر سلام اور مصافحہ کرتے ہیں۔ جو اللہ کی یاد میں مصروف ہو، چاہے نمازیں پڑھ رہا ہو، یا کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوتے ہیں، ان کی دعاؤں پر فرشتے آمین کہتے ہیں (ترغیب و ترہیب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے یہ رات ملجائے تو میں کیا دعا پڑھوں، تو حضور نے ان کو یہ دعا سکھائی **اللَّهُمَّ أَنْتَ عَفْوٌ**

مُحِبِّ الْحَقِّوْ فَالْحَقُّ عَنِّي - الہی! میں گنہگار ہوں، تو بڑا معاف کرنے والا، اور معافی کو پسند کرنے والا ہے۔ اس لئے (میری التجا ہے) مجھے (بھی) معاف کر دے، "حدیث شریف میں ہے: مَنْ حَرَمَهَا فَقَدْ حَرَمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ (ابن ماجہ) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اس رات کی عبادت سے محروم رہا، یہ سمجھ لو کہ گویا وہ ہر قسم کی نیکیوں اور بھلائیوں سے محروم رہا۔

پس مسلم بھائیو! اس رات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو، اور چار پانچ روز رات کو نخت کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور اپنی ہر قسم کی حاجت اور مصیبت کو اس مالک کے سامنے پیش کر کے دونوں جہان کی بھلائیاں حاصل کر لو۔ نہ معلوم کس وقت موت کا پیغام آجائے۔ اور ہمیں یہ سارا سا ڈوسا مان چھوڑ کر الواع کہنا ہے۔ قبر کی تنہائی اور وحشت میں ہماری یہی عبادتیں کام آئیں گی۔ خد کے یہاں سفارش کرینگے اور ہماری نجات کا باعث بنیں گی، ماں باپ بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، میاں بیوی، رشتہ کنبہ یہ سب دنیا کے جھیلے ہیں، آخرت میں اپنے عمل کے سوا کوئی چیز سہارا نہ دے گی۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ

**اعتکاف** | مسجد میں عبادت اور ثواب کی نیت سے بیٹھ جانا ہی اعتکاف ہے۔ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں کیا جو شخص اس سنت پر عمل کرنا چاہے اسکو چاہئے کہ مسجد کے کسی کونے میں کپڑے وغیرہ سے گھیر کر ایک حجرہ کی شکل میں بنالے اور پھر رمضان شریف کی بیسویں ہی تاریخ کو عصر کی نماز کے بعد آفتاب ڈوبنے سے پہلے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے۔ اور رات اس حجرے سے (جو اعتکاف کیلئے بنایا ہی) باہر ہی مسجد میں گزارے جب فجر کی نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر اپنے حجرے میں داخل ہو جائے اور تسبیح و تہلیل تلاوت قرآن مجید وغیرہ میں مشغول رہے اعتکاف کرنا پائیاں، پاخانے، اور اگر احتلام ہو جائے تو غسل کرنے کیلئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے اور اگر اعتکاف کسی ایسی مسجد میں کیا ہے جہاں جمعہ نہیں ہوتا تو جمعہ پڑھنے کیلئے جامع مسجد میں چلا جائے لیکن نماز جمعہ پڑھ کر پھر اپنی جگہ پر واپس آجائے مسجد سے باہر نہ کسی خانے میں شریک ہو، اور نہ کسی مریض کے گھر اس کی عبادت کیلئے جائے۔ ہاں اگر پیشاب پاخانے کیلئے جاتے ہوئے راستے میں کوئی بیمار آدمی مل جائے تو اس سے خیریت پوچھ سکتا ہے۔

**صدقہ فطر** | اگر رمضان مبارک کی ۲۹ تاریخ کو چاند نظر نہ آئے تو تیس روز سے پورے کرنے چاہئیں۔ اسکے بعد شوال کا ہینہ شروع ہوگا۔ شوال کی پہلی تاریخ مسلمانوں کی عید کا دن ہے یہ دن مسلمانوں میں بڑی خوشی اور مسرت کا ہے۔ ان کا بچہ بچہ خوشی میں سرشار ہوتا ہے لیکن کچھ ہمارے ہی بھائی ایسے بھی ہوتے ہیں جو عید کا چاند دیکھتے ہی ادا اس پڑ جاتے ہیں انکا چہرہ رنج و غم سے لول اور پڑمردہ نظر آنے لگتا ہے۔ یہ وہ غریب اور مسکین لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس نہ کھانے کیلئے غلہ ہوتا ہے اور نہ پہننے کیلئے کپڑا۔ یکسی بے انصافی اور بے روتی کی بات ہوگی کہ ہم اور ہمارے بچے تو عید کی



خوشیاں منائیں۔ لیکن ہمارے ہی عزیز واقربا ریاضے اور پڑوس کے دوسرے بھائیوں کے بچے اس دن بھی فقرو فاقہ ہی میں رہیں۔ اسی لئے ہمارے رحمدل پیغمبر نے اشہان پر درود و سلام بھیجے، ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم میں سے جس کو طاقت ہو، ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت، لڑکا لڑکی، بوڑھے جوان کی طرف سے آج کے دن غریبوں اور محتاجوں پر صدقہ کرے اسی کو صدقہ فطر کہتے ہیں۔ اس صدقے کی وجہ سے جہاں ہمارے غریب بھائیوں کو عید منانے کا موقع مل جلتے گا۔ وہاں اللہ تعالیٰ ہماری ان خطاؤں کو بھی معاف فرمائے گا جو روزے کی حالت میں ہم سے ہو گئی ہیں۔

یہ صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، اور آپ کے بعد صحابہؓ و تابعینؓ کے عہد میں بھی ناپ کر دیا جاتا تھا۔ اور جس ہرتن سے ناپتے تھے اسکو "صلع" کہتے تھے۔ صلع سے ایک چھوٹا پیمانہ اور ہوتا ہے، اس کو مد کہتے ہیں۔ چار مد کا ایک صلع ہوتا ہے۔ پس صلع سے ایک صلع، اور مد سے چار مد ہر شخص کی طرف سے وہ غلہ دیا جائے جو اپنے گاؤں یا شہر کی عام غذا ہو۔ مثلاً جو، گیہوں، چاول، کھجور وغیرہ۔ یہوں بھی پورا ہی دینا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی کم استطاعت شخص دو مد یعنی آدھا صلع بھی دیتے تو جائز ہے۔ مختلف غلوں کا وزن مختلف ہوتا ہے اس لئے وزن کی تعین ٹھیک نہیں معلوم ہوتی۔ مد یا صلع سے ناپ کر ہی دینا اولیٰ و احوط ہے ہاں جن کو یہ بیان دستیاب نہ ہو سکے ان کی سہولت کیلئے لکھا جاتا ہے کہ علماء الحدیث کے انداز کے مطابق پورے ایک صلع (نہوی) کا وزن انگریزی سیرے (جو اسی روپے بھر کا ہوتا ہے) پونے تین سیرے کچھ کم ہوتا ہے۔ لیکن احتیاطاً پونے تین سیرے دینا چاہئے۔ اس حساب سے دو مد یعنی آدھا صلع ایک سیرے چھ چھٹانک ہوگا۔ یہ صدقہ نماز سے پہلے ہی تقسیم کر دیا جائے۔ اگر نماز کے بعد ادا کیا جائے گا تو یہ صدقہ فطر نہیں ہوگا بلکہ عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔

**نماز عید کیلئے نکلنا** صبح سویرے غسل سے فارغ ہو کر اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق اچھے کپڑے پہنے اگر سیرے کے تو خوشبو بھی لگائے اور پانچ یا سات عدد کھجوریں یا کچھ اور کھا کر بلند آواز سے یہ کلمات پکارتے ہوئے عید گاہ کی طرف جائے۔ **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ اللهُ أَكْبَرُ** عید گاہ پہنچ کر تکبیر بند کر دے اور اگر وضو نہ ہو تو وضو کر لے۔ اور پھر تمام مسلمانوں کے ساتھ ملکر جماعت سے دو رکعت نماز ادا کرے عید گاہ میں کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھے۔

**نماز عید کا طریقہ** عید کی نماز بغیر اذان اور اقامت کے اس طرح ادا کی جائے کہ جب آفتاب دو نیزے کی مقدار میں بلند ہو جائے تو تصفیٰ سیدھی کر کے امام آگے بڑھ جائے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ اور پھر سینے پر باندھے۔ امام کے ساتھ مقتدی بھی آہستہ تکبیر کہہ کر اسی طرح نیت باندھ لیں نیت باندھنے کے بعد سات مرتبہ پھر تکبیر (اللہ اکبر) امام نور سے اور مقتدی آہستہ سے کہیں۔ تکبیروں کے بعد دعا

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ ذَٰلِكَ أَيُّهَا الرَّحْمَنُ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْوَالِدِينَ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُتَّكِلِينَ وَالْمُعْتَصِمِينَ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْوَالِدِينَ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُتَّكِلِينَ وَالْمُعْتَصِمِينَ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْوَالِدِينَ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُتَّكِلِينَ وَالْمُعْتَصِمِينَ

امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ سے سورہ فاتحہ پڑھیں۔ جب امام سورہ فاتحہ ختم کرے تو امام اور مقتدی سب ملکر بلند آواز سے آمین کہیں۔ اس کے بعد مقتدی چپ چاپ کھڑے رہیں۔ اور امام سورہ اعلیٰ یا سورہ ق پڑھے جب قرآنہ ختم ہو جائے تو تکبیر پکارتے ہوئے رکوع میں جائے۔ رکوع اور سجدے کی کوئی خاص دعا یا ترکیب نہیں ہے جیسے اور نمازوں میں ہے ویسے ہی اس میں بھی ہے۔ جب سجدے سے فارغ ہو کر ایک رکعت پوری کرنے تو تکبیر پکارتے ہوئے دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے۔ کھڑے ہو کر قرأت شروع کرنے سے پہلے ہی پانچ مرتبہ امام پکار کر اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں۔ تکبیروں سے فارغ ہو کر بغیر دعا رشتا پڑھے پہلی رکعت کی طرح سورہ فاتحہ پڑھی جائے پھر امام سورہ غاشیہ یا سورہ قمر پڑھے۔ قرأت سے فارغ ہو کر معمول کے مطابق رکوع، سجدہ، قعدہ، تشہد وغیرہ کے ساتھ نماز پوری کر کے سلام پھیرے۔ اگر نماز میں اتنے آدمی ہوں کہ سب لوگ امام کی تکبیر نہیں سن سکیں گے تو مقتدیوں میں سے ہر صف میں ایک دو آدمی ایسے مقرر کر دیئے جائیں جو امام کی آواز سن کر بلند آواز سے تکبیر کہیں اور رکوع سجدہ میں جاتے اور اٹھتے ہوئے بھی امام کی تکبیر لوگوں تک پہنچائیں۔

نماز کے بعد نماز سے فارغ ہو کر مقتدی اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں اور امام کھڑا ہو کر لوگوں کو خطبہ سنانے خطبہ میں عید کے احکام و فضائل وغیرہ بیان کئے جائیں۔ اور وقت وزمانے کے لحاظ سے جو ضروری باتیں ہوں مسلمانوں کو سمجھائی جائیں۔ پھر دعا کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو جائیں۔ جس راستے سے عید گاہ آئے تھے اب واپس جاتے ہوئے اس کو چھوڑ کر دوسرے راستے سے جائیں۔ یہ دن کھلانے پینے اور خوشی کا ہے۔ لیکن ناجائز کھیل تماشے میں مشغول ہو کر رمضان مبارک کی تمام نیکیوں کو برباد نہیں کرنا چاہئے۔

چھ عید کی روزے | جس کو توفیق اور بہت ہو وہ عید کے دوسرے دن سے یا دو چار روزہ سجدے، پے درپے یا نافذ دیکر اسی مہینے میں چھ روزے اور رکھ لے تو اس کو اللہ تعالیٰ ایک سال کے روزوں کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ انھیں روزوں کو ”چھ عیدی“ روزے کہا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر خلوص کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ان کو قبول فرمائے

اللہم آمین